**بسم الله الرحمن الرحيم**

**قرآن سب کے لیے**

**سورۃ البقرہ**

**آیت نمبر :5-1**

**سورۃ البقرہ کی فضیلت**

**قرآن کی کوہان**

**عن عبد الله بن مسعود موقوفا ومرفوعا" إن لكل شيء سناما وسنام القرآن سورة البقرة، وإن الشيطان إذا سمع سورة البقرة تقرأ،خرج من البيت الذي يقرأ فيه سورة البقرة .[السلسلة الصحيحة:588]**

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ موقوفااور مرفوعا روایت کرتے ہیں:بےشک ہر چیز کی ایک کوہان ہوتی ہے اور قرآن کی کوہان سورۃالبقرہ ہے اور جب شیطان سورۃالبقرہ کی تلاوت سنتا ہے تو وہ اس گھر سے نکل جاتا ہے جس میں سورۃ البقرہ کی تلاوت کی جا رہی ہو۔

**اس کو پڑھناباعث برکت اور چھوڑنا باعث حسرت**

**اقْرَءُوا سُورَةَ الْبَقَرَةِ فَإِنَّ أَخْذَهَا بَرَكَةٌ وَتَرْكَهَا حَسْرَةٌ وَلاَ تَسْتَطِيعُهَا الْبَطَلَةُ . [صحیح مسلم:1874]**

رسول اللہﷺنے فرمایا: سورةالبقرہ پڑھا کرو ،کیونکہ اس کا پڑھنا باعث برکت ،اوراسے چھوڑنا باعث حسرت اور باطل اس کے آگے ٹھہرنے کی استطاعت نہیں رکھ سکتا۔

**البقرہ پڑھنے پرشیطان کا گھر میں داخل نہ ہو سکنا**

**عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ مَقَابِرَ وَإِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي يُقْرَأُ فِيهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ لَا يَدْخُلُهُ الشَّيْطَانُ [مسند احمد:8915]**

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :تم اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ ۔اور یقینا وہ گھر جس میں سورة البقرہ پڑھی جاتی ہےاس میں شیطان داخل نہیں ہوتا۔

**شیاطین کا اس سورت سے بھاگ جانا**

**عَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ ۔۔۔ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْفِرُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِى تُقْرَأُ فِيهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ**  **[صحیح مسلم:1860]**

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :۔۔۔یقینا شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا ہے جس میں سورة البقرہ کی تلاوت کی جاتی ہے۔

**قیامت کے دن سایہ کرنے والی**

**اقْرَءُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ يَأْتِى يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيعًا لأَصْحَابِهِ اقْرَءُوا الزَّهْرَاوَيْنِ الْبَقَرَةَ وَسُورَةَ آلِ عِمْرَانَ فَإِنَّهُمَا تَأْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ أَوْ كَأَنَّهُمَا غَيَايَتَانِ أَوْ كَأَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ تُحَاجَّانِ عَنْ أَصْحَابِهِمَا[صحیح مسلم:1910]**

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:قرآن پڑھا کرو کیونکہ یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کے لئے سفارشی بن کر آئے گا اور دو روشن سورتوں کو پڑھا کرو سورۃ البقرۃ اور سورۃ آل عمران کیونکہ یہ قیامت کے دن اس طرح آئیں گی جیسے کہ دو بادل ہوں یاجیسا کہ دو سائبان ہوں یا جیسےدو پر پھیلائے ہوئے پرندوں کی قطاریں ہوں اور وہ اپنے پڑھنے والوں کے بارے میں جھگڑا کریں گی۔

**قیامت کے دن سورۃ البقرہ کا آگے آگے ہونا**

ع**َنْ النَّوَّاس بْن سَمْعَانَ الْكِلاَبِىّ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِىَّ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ يُؤْتَى بِالْقُرْآنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَهْلِهِ الَّذِينَ كَانُوا يَعْمَلُونَ بِهِ تَقْدُمُهُ سُورَةُ الْبَقَرَةِ وَآلُ عِمْرَانَ.[صحيح مسلم: 1912]**

نواس بن سمعان کلابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کے دن قرآن کواور ان لوگوں کو جو اس پر عمل کرنے والے تھے لایا جائے گا ان کے آگےآگے سورة البقرہ اور سورة آل عمران ہوں گی۔

**تفسیر**

**الم (1)**

**ا۔ل۔م**

**الم**

* **قوله تعالى: { الم } حروف هجائية: ثلاثة أحرف: ألِف، ولام، وميم؛[تفسیر ابن العثیمین]**
* اللہ تعالیٰ کا قول**"الم"**حروف تہجی ہیں اور یہ تین حروف ہیں، **ألِف**، **لام** ،اور **ميم**۔

**حروف مقطعات کے بارے میں سکوت اختیار کرنا**

* **وأما الحروف المقطعة في أوائل السور، فالأسلم فيها، السكوت عن التعرض لمعناها [من غير مستند شرعي]، مع الجزم بأن الله تعالى لم ينزلها عبثا بل لحكمة لا نعلمها. [تفسیر السعدی]**
* بعض سورتوں کی ابتداء میں حروف مقطعات آئے ہیں ان کے بارے میں محتاط اور محفوظ مسلک یہ ہے کہ بغیر کسی شرعی دلیل کے ان کے معانی معلوم کرنے کے لیے تعرض نہ کیا جائے
* اور اس کے ساتھ ساتھ یہ عقیدہ بھی رکھا جائے کہ اللہ تعالی نے حروف مقطعات کو بےفائدہ نازل نہیں فرمایابلکہ(ان کے نازل کرنے میں) کوئی حکمت پنہاں ہےجسے ہم نہیں جانتے۔

**قرآن کےہر حرف پرایک نیکی**

**عن عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِنْ كِتَابِ اللَّهِ فَلَهُ بِهِ حَسَنَةٌ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا لَا أَقُولُ الم حَرْفٌ وَلَكِنْ أَلِفٌ حَرْفٌ وَلَامٌ حَرْفٌ وَمِيمٌ حَرْفٌ [سنن الترمذي:2910]**

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺنے فرمایا:جس نےاللہ کی کتاب ( قرآن ) میں سے ایک حرف پڑھا اسے اس کے بدلے ایک نیکی دی جائے گی اور ہر نیکی کا ثواب دس گنا ہے میں نہیں کہتا کہ الم ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے لام ایک حرف ہے اور میم بھی ایک حرف ہے۔

**ذَلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ هُدًى لِلْمُتَّقِينَ (2)**

**یہ وہ کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں،ہدایت ہے متقین کے لیے۔**

**" الْكِتَابُ "سے مراد**

* **وقوله { ذَلِكَ الْكِتَابُ } أي هذا الكتاب العظيم [تفسیر السعدی]**

اوراللہ تعالی کا فرمان**"ذَلِكَ الْكِتَابُ**"یعنی یہ ایک عظیم کتاب ہے۔

**" رَيْبَ "سے مراد**

* **الريب الذي هو الشك الذي فيه تردد واضطراب [شرح مقدمة في أصول التفسير]**

ریب ایسا شک ہوتا ہے جس میں تردد اور اضطراب پایاجاتا ہے۔

**... هُدًى لِلْمُتَّقِينَ ...**

**ہر اعتبار سے راہ نمائی کرنے والی کتاب**

* **لم يقل هدى للمصلحة الفلانية، ولا للشيء الفلاني؛ لإرادة العموم، وأنه هدى لجميع مصالح الدارين فهو مرشد للعباد في المسائل الأصولية والفروعية، ومُبَيِّن للحق من الباطل، والصحيح من الضعيف، ومبين لهم كيف يسلكون الطرق النافعة لهم في دنياهم وأُخراهم [تفسیر السعدی]**
* **ا**ور یہ نہیں کہا کہ یہ فلاں مصلحت اور فلاں چیز کی طرف راہ نمائی کرنے والی ہے۔
* کیونکہ اس سے عموم مراد ہے اور اس کے معنی یہ ہیں کہ یہ کتاب دنیا و آخرت کے تمام مصالح کی طرف راہ نمائی کرنے والی ہے،
* لہذا یہ تمام اصولی اور فروعی مسائل میں بندوں کی راہنما ہے،
* باطل میں سے حق کو اور ضعیف میں سے صحیح کو واضح کرتی ہے،
* نیز بندوں کو واضح کرتی ہے کہ انہیں اپنی دنیا و آخرت کے لیے فائدہ مند راستوں پر کیسے چلنا چاہیے۔

**ہدایت کی دو قسمیں**

**ہدایت عام:علم کی ہدایت**

* **أن الهدى نوعان: عام، وخاص؛ أما العام فهو الشامل لجميع الناس وهو هداية العلم، والإرشاد؛ ومثاله قوله تعالى عن القرآن: {هدًى للناس وبيّنات من الهدى والفرقان} [البقرة: 185] ، وقوله تعالى عن ثمود: {وأما ثمود فهديناهم فاستحبوا العمى على الهدى} [فصلت: 17] ؛ [تفسیر ابن العثیمین]**
* **ہدایت کی دو اقسام ہیں:**عام ہدایت،خاص ہدایت،
* جہاں تک عام ہدایت کا تعلق ہے تو یہ سب لوگوں کو شامل ہے، اور یہ کسی چیز کو جاننے اور اس کی طرف رہنمائی کرنے کی ہدایت ہے ،
* اس کی مثال اللہ تعالی کا وہ قول ہے جو قرآن کے بارے میں ہے**" هُدًى لِلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِنَ الْهُدَى وَالْفُرْقَانِ "[البقرة: 185]**

جو لوگوں کے لیے سراسر ہدایت ہے اور ہدایت کی اور (حق و باطل میں) فرق کرنے کی واضح دلیلیں ہیں۔

* اورقوم ثمود کے بارے میں اللہ تعالی کا قول ہے " **وَأَمَّا ثَمُودُ فَهَدَيْنَاهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمَى عَلَى الْهُدَى " [فصلت: 17]**

اور جو ثمود تھے تو ہم نے انھیں سیدھا راستہ دکھایا مگر انھوں نے ہدایت کے مقابلہ میں اندھا رہنے کو پسند کیا۔

**ہدایت خاص:توفیق کی ہدایت**

* **وأما الخاص فهو هداية التوفيق : أي أن يوفق الله المرء للعمل بما علم؛ مثاله: قوله تعالى { هدًى للمتقين }، وقوله تعالى: {قل هو للذين آمنوا هدًى وشفاء} [فصلت: 44] .. [تفسیر ابن العثیمین]**
* اور جہاں تک خاص ہدایت کا تعلق ہے تووہ توفیق دینے کی ہدایت ہے:یعنی انسان کو جس چیز کا علم ہوگیا ہے اللہ اسے اس پر عمل کرنے کی توفیق دے دے،
* اس کی مثال اللہ تعالی کایہ قول ہے**" هُدًى لِلْمُتَّقِينَ** "بچنے والوں کے لیے سرا سر ہدایت ہے۔
* اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے **قُلْ هُوَ لِلَّذِينَ آمَنُوا هُدًى وَشِفَاءٌ [فصلت: 44]** کہہ دیجیے یہ ان لوگوں کے لیے جو ایمان لائے ہدایت اور شفا ہے۔

**... لِلْمُتَّقِينَ ...**

**تقوی کی لغوی تعریف**

* **مأخوذ من مادّة (وق ى) الّتي تدلّ على دفع شيء عن شيء بغيره، رجل تقيّ معناه أنّه موقّ نفسه من العذاب والمعاصي بالعمل الصّالح [نضرة النعيم]**
* یہ**(و ق ى)** کے مادے سے ماخوذ ہے۔جوایک چیز کو دوسری چیز کے ساتھ دور ہٹانےپر دلالت کرتا ہے۔
* **رجل تقيّ** (متقی آدمی)کا معنی ہے کہ وہ اپنے آپ کو نیک عمل کے ساتھ نافرمانی اور عذاب سے بچاتا ہے۔

**گناہ سے بچنا اور فرائض ادا کرنا**

* **(الْمُتَّقِينَ) الَّذِينَ تَجَنَّبُوا المَعَاصِي وَأَدَّوا الفَرَائِضَ فَوَقَوا أَنَفُسَهُم الْعَذَابَ [معاني كلمات القرآن الكريم]**

**الْمُتَّقِينَ**: وہ لوگ جو گناہوں سے بچتے ہیں اور فرائض کی ادائیگی کرکے اپنے آپ کو عذاب سے بچاتے ہیں۔

**تقوی کی اہمیت**

**تقوی ہر نیکی کی بنیاد**

**عن أبي سعيد الخدري أن رجلا جاءه فقال أوصني فقال سألت عما سألت عنه رسول الله صلى الله عليه وسلم من قبلك أوصيك بتقوى الله فإنه رأس كل شيء.[السلسلة الصحيحة:555]**

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ان کے پاس ایک آدمی آیا اوراس نے کہا کہ مجھے کوئی وصیت کیجئے۔ اس پرانہوں نے کہا: تم نے مجھ سے وہی مطالبہ کیا ہے جو میں نے تم سے پہلے رسول اللہ ﷺسے کیا تھا(آپﷺنےفرمایا) میں تجھے اللہ سے تقوی کی وصیت کرتا ہوں،کیونکہ وہ ہر نیکی کی جڑ ہے۔

**تقوی اعمال کو مزین کرتا ہے**

**عن أبي ذر رضي الله عنه قال...قلت يا رسول الله أوصني قال أوصيك بتقوى الله فإنها زين لأمرك كله [صحيح الترغيب والترهيب:2868]**

ابوذر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ !مجھے کوئی نصیحت فرمائیے۔ آپ ﷺنے فرمایا کہ میں تمہیں اللہ کے تقوی کی نصیحت کرتا ہوں کیونکہ تقوی تمہارے تمام معاملات کو زینت بخشنے والا ہے۔

**عزت صرف تقوی کی بنیاد پر ہے**

**عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكْرَمُ النَّاسِ قَالَ أَكْرَمُهُمْ أَتْقَاهُمْ [البخاری: 3374]**

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہےانہوں نے کہا کہ نبی ﷺسے پوچھا گیا کہ لوگوں میں سب سے زیادہ معزز کون ہے؟ آپ نے فرمایا جو ان میں سب سے زیادہ متقی ہو ،وہ سب سے زیادہ معزز ہے۔

**ہر جگہ اللہ کا تقوی اختیار کرنا**

**اتَّقِ اللَّهَ حَيْثُمَا كُنْتَ [مسند أحمد:21403]**

نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ کا تقوی اختیار کرو خواہ تم کہیں بھی ہو۔

**خفیہ اور ظاہر اللہ کا تقوی اختیار کرنا**

**عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ...أُوصِيكَ بِتَقْوَى اللَّهِ فِي سِرِّ أَمْرِكَ وَعَلَانِيَتِهِ [مسند احمد:21573]**

ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہﷺنے فرمایا ۔۔۔میں تمہیں تمہارے خفیہ معاملات میں اور ظاہر میں اللہ کے تقوی کی وصیت کرتا ہوں ۔

**تقوی کے ثمرات**

**ہدایت کا ملنا**

* **هَذَا بَيَانٌ لِلنَّاسِ وَهُدىً وَمَوْعِظَةٌ لِلْمُتَّقِينَ [آل عمران:138]**

یہ لوگوں کے لیے ایک وضاحت ہے اور متقی لوگوں کے لیے سراسر ہدایت اور نصیحت ہے۔

**اللہ کاساتھ ملنا**

* **وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ [التوية:123]**

اور جان لو کہ اللہ متقی لوگوں کےساتھ ہے۔

**اللہ کی محبت کا ملنا**

* **فَإِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِينَ [ال عمران:76]**

پس بےشک اللہ متقی لوگوں سےمحبت رکھتا ہے۔

**اللہ اور اس کے رسول کی دوستی**

* **وَاللَّهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِينَ [الجاثية:19]**

اور اللہ متقین کا دوست ہے۔

**إِنَّ أَوْلِيَائِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُتَّقُونَ وَإِنْ كَانَ نَسَبٌ أَقْرَبَ مِنْ نَسَبٍ فلا يأتيني النَّاسُ بِالأَعْمَالِ وَتَأْتُوني بِالدُّنْيَا تَحْمِلُونَهَا عَلَى رِقَابِكُمْ فَتَقُولُونَ يَا مُحَمَّدُ فَأَقُولُ هَكَذَا و هَكَذَا وَأَعْرَضَ فِي كلا عطفي [السلسلة الصحيحة:765]**

نبیﷺنے فرمایا:بےشک قیامت کےدن متقی لوگ میرے دوست ہوں گے اگر چہ وہ نسب میں میرے قریب تر ہوں یانہ ہوں۔

(خیال رکھنا )کہیں ایسا نہ ہو کہ لوگ تو میرے پاس (نیک) اعمال لے کر آئیں اور تم دنیا( کی خیانتوں اور دوسروں کےغصب شدہ حقوق) کو اپنے کندھوں پر اُٹھا کر لاؤاور پکارؤ:اے محمد ! اور میں اس اس طرح کہوں۔ پھر آپ ﷺنے اپنی دونوں جانب اعراض کیا۔

**گناہوں کی معافی اور اجر عظیم**

* **وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّئَاتِهِ وَيُعْظِمْ لَهُ أَجْرًا [الطلاق:5]**

اور جو کوئی اللہ کا تقوی اختیار کرے گا وہ اس سے اس کی برائیاں دور کر دے گا اور اسےبہت بڑا اجر دے گا۔

**اعمال کی قبولیت**

* **إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللَّهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ [المائدة:27]**

اللہ تو متقی لوگوں ہی سے قبول فرماتا ہے۔

**معاملات میں آسانی ملنا**

* **وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مِنْ أَمْرِهِ يُسْرًا [الطلاق:4]**

اور جو کوئی اللہ کا تقوی اختیار کرے گا تو وہ اس کے لیے اس کے کام میں آسانی پیدا کر دے گا۔

**خوف وغم سے نجات**

* **أَلا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلا هُمْ يَحْزَنُونَ () الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ [يونس:62-63]**

سن لو !بے شک اللہ کے دوستوں پر نہ کوئی خوف ہوتا ہے، اور نہ ہی وہ غمگین ہوتے ہیں۔وہ جو ایمان لائے اور وہ تقوی اختیار کرتے ہیں۔

**مشکلات میں مخرج نکلنا**

* **وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا () وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ [الطلاق:3-2]**

اور جو کوئی اللہ کا تقوی اختیار کرے گا تو وہ اس کے لئے (مشکلات سے) نکلنے کا راستہ پیدا فرما دے گا اور وہ اس کو وہاں سے رزق عطا فرمائے گا جہاں سے اس کا گمان بھی نہیں ہوگا۔

**دشمنوں پر غالب آنا**

* **وَإِنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا لا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئاً [آل عمران:120]**

اور اگر تم صبر کرو اور ڈرتے رہو تو ان (دشمنوں )کی خفیہ تدبیر تمہیں کچھ نقصان نہیں پہنچائے گی۔

**اخروی نجات**

* **وَيُنَجِّي اللَّهُ الَّذِينَ اتَّقَوْا بِمَفَازَتِهِمْ لَا يَمَسُّهُمُ السُّوءُ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ [الزمر:61]**

اور اللہ نجات دے دے گا ان کو جنہوں نے تقوی کی زندگی گزاری ہوگی ان کی کامیابی کی بناء پر۔ نہ تو ان کو وہاں کوئی تکلیف پہنچے گی اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے۔

**الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ (3)**

**جو غیب پر ایمان لاتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور جو رزق ہم نے اُن کو دیاہے اُس میں سے وہ خرچ کرتے ہیں۔**

**ایمان سےمراد:لغوی معنی**

* **الإيمان لغة:التصديق والإقرار**

لغت میں ایمان (کا معنی)تصدیق کرنااور اقرار کرنا ہے۔

**ایمان کا اصطلاحی معنی**

* **وشرعًا: اعتقاد بالقلب وإقرار باللسان وعمل بالجوارح [كتاب أصول الإيمان]**

اورشرعی طور پر (ایمان سے مراد ہے)دل میں عقیدہ رکھنا زبان کے ساتھ اقرار کرنا اور اعضاء کے ساتھ عمل کرنا۔

**" يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ "سے مراد**

* **{الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ} حقيقة الإيمان: هو التصديق التام بما أخبرت به الرسل، المتضمن لانقياد الجوارح، وليس الشأن في الإيمان بالأشياء المشاهدة بالحس ۔۔۔۔۔ فالمؤمن يؤمن بكل ما أخبر الله به، أو أخبر به رسوله، سواء شاهده، أو لم يشاهده وسواء فهمه وعقله، أو لم يهتد إليه عقله وفهمه. [تفسیر السعدی]**
* **الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ**" ایمان کی حقیقت ان امور کی مکمل تصدیق کا نام ہے جن کی خبر رسولوں نے دی ہےیہ تصدیق اعضاء سے اطاعت کرنے کو شامل ہے (یعنی زبان و دل سے تصدیق اور اعضاء سے اطاعت کا نام ایمان ہے )۔
* پس جن چیزوں کا حسی طور پر مشاہدہ کیا جاتا ہے ان کا ایمان سے تعلق نہیں (بلکہ غیب کی چیزوں کا ایمان سے تعلق ہے ) ۔
* پس مومن وہ ہے جو ہر اس چیز پر ایمان لاتا ہے جس کی اللہ اور اس کے رسول نے خبر دی ہوخواہ اس نے اس چیز کا مشاہدہ کیا ہو یا نہ کیا ہوخواہ اس کی عقل وفہم کی رسائی وہاں تک ہوئی ہو خواہ نہ ہوئی ہو۔

**غیب پر ایمان لانے کی اہمیت و فضیلت**

**ایمان بالغیب کے بغیر ایمان مکمل نہیں**

**قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتَّى يُؤْمِنَ بِأَرْبَعٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ بَعَثَنِي بِالْحَقِّ وَيُؤْمِنُ بِالْمَوْتِ وَبِالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَيُؤْمِنُ بِالْقَدَرِ [سنن الترمذی:2145]**

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:کوئی بندہ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک چار چیزوں پر ایمان نہ لائے

* اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی الہ نہیں اور بے شک میں محمداللہ کا رسول ہوں اس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے،
* اور موت پر ایمان لائے
* اور موت کے بعد دوبارہ زندہ ہونے پرایمان لائے
* اور تقدیر پر ایمان لائے۔

**ایمان بالغیب کی فضیلت**

**عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَنَّ عِيسَى عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِنْهُ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ عَلَى مَا كَانَ مِنْ الْعَمَلِ [صحیح البخاری:3435]**

نبی ﷺنے فرمایا:جس نے گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور محمدﷺاس کے بندے اور اس کےرسول ہیں اور عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بندے ،اس کےرسول اور اس کا کلمہ ہیں، جسے اس نے مریم تک پہنچا دیا تھا اور اس کی طرف سے روح ہیں اور جنت حق ہے اور جہنم حق ہے تو اس نے جو بھی عمل کیا ہو گا (آخر)اللہ اسے جنت میں داخل کرے گا۔

**سب سے افضل عمل**

**عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ فَقَالَ إِيمَانٌ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ [البخاری:26]**

ابوہریرۃرضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہﷺسے سوال کیا گیا کہ کون سا عمل سب سے افضل ہے؟ آپ نے فرمایا:اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا۔

**ایمان کے لحاظ سےقابل تعجب مخلوق**

**عن أنس قال قال النبي صلى الله عليه وسلم أيُّ الخلق أعجبُ إيماناً؟ قالوا: الملائكة قال:الملائكة كيف لا يؤمنون؟! قالوا:النبيون. قال:النبيون يوحى إليهم فكيف لا يؤمنون؟!قالوا:الصحابة قال:الصحابة مع الأنبياء فكيف لا يؤمنون؟! ولكن أعجب الناس إيماناً قوم يجيئُون من بعد كم فيجدون كتاباً من الوحي؛ فيؤمنون به ويتَّبعونه، فهم أعجب الناس إيماناً]السلسلة الصحيحة :3215[**

* انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبیﷺنے فرمایا: ایمان کے لحاظ سے سب سے زیادہ تعجب انگیز مخلوق کونسی ہے؟ (صحابہ نے) کہا: فرشتے۔ آپﷺنے فرمایا:فرشتے ایمان کیوں نہ لائیں (سارے حقائق ان کے سامنے ہوتے ہیں) ۔
* انھوں نے کہا: تو پھر انبیاء ہوں گے۔ آپﷺنے فرمایا:انبیاء کی طرف تو وحی کی جاتی ہے ،وہ ایمان کیوں نہ لائیں؟
* انھوں نے کہا:تو پھر صحابہ ہوں گے۔ آپﷺنے فرمایا:صحابہ تو انبیاء کے ساتھ ہوتے ہیں وہ ایمان کیوں نہ لائیں ؟
* دراصل ایمان کے لحاظ سے سب سے زیادہ تعجب انگیز لوگ وہ ہیں، جو تمھارے بعد آئیں گے وہ وحی الہی کو کتاب کی صورت میں پائیں گے،لیکن وہ اس پر ایمان لائیں گے اور اس کی پیروی کریں گے ،تویہی وہ لوگ ہیں جن کا ایمان قابل تعجب ہے ۔

**اجرو ثواب میں افضل لوگ**

**.... فقلنا: يا رسول الله! هل من قوم هم أعظم منا أجراً؛ آمنا بك واتبعناك؟ قال:ما يمنعكم من ذلك، ورسول الله صلى الله عليه وسلم بين أظهركم، يأتيكم بالوحي من السماء؟! بل قوم يأتون من بعدكم، يأتيهم كتاب بين لوحين، يؤمنون به ويعملون بما فيه، أولئك أعظم منكم أجراً . ]السلسلة الصحيحة :3310[**

* (صحابہ نے کہا)۔۔۔اے اللہ کے رسول! کیا ایسے لوگ بھی ہیں جو اجر و ثواب میں ہم سے بڑھ کر ہیں جبکہ ہم تو آپ پر (براہِ راست) ایمان لائے ہیں اور آپ کی پیروی کی ہے؟ آپ نے فرمایا: بھلا (تم ایمان کیوں نہ لاتے) تمہیں کس چیزنے روکا ہوا ہےجبکہ اللہ کے رسول ﷺتمہارے اندر موجود ہیں(تمہارے سامنے)آسمان سے وحی نازل ہوتی ہے؟
* بلکہ وہ لوگ جو تمہارے بعد آئیں گے ، انھیں یہ قرآن دو گتوں کے درمیان موصول ہو گا وہ اس پر ایمان لائیں گے اور اس پر عمل کریں گے، یہ لو گ اجر و ثواب میں تم سے افضل و اعلی ہوں گے۔

**ایمان بالغیب کے ارکان**

**الإيمان: أن تؤمن بالله وملائكته وكتبه ورسله وتؤمن بالجنة والنار والميزان وتؤمن بالبعث بعد الموت وتؤمن بالقدر خيره وشره [صحيح الجامع الصغير:2798]**

ایمان یہ ہے کہ تم اللہ پر ایمان لاؤ اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پراور تم جنت پر ایمان لاؤ اور آگ پر اور میزان پر اور موت کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے پر ایمان لاؤاور تقدیر کے اچھےاور برے ہونے پر ایمان لاؤ۔

**جَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَجْلِسًا لَهُ فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَام فَجَلَسَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَاضِعًا كَفَّيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ .... فَحَدِّثْنِي مَا الْإِيمَانُ قَالَ الْإِيمَانُ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيِّينَ وَتُؤْمِنَ بِالْمَوْتِ وَبِالْحَيَاةِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَتُؤْمِنَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَالْحِسَابِ وَالْمِيزَانِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ كُلِّهِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ قَالَ فَإِذَا فَعَلْتُ ذَلِكَ فَقَدْ آمَنْتُ قَالَ إِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ فَقَدْ آمَنْتَ [مسند احمد:2924]**

* رسول اللہﷺاپنی ایک مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ان کے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے، اور رسول اللہﷺکے سامنے اپنے ہاتھ رسول اللہﷺ کے گھٹنے پر رکھ کر بیٹھ گئے اور کہنے لگے، یا رسول اللہ!۔۔۔ مجھے یہ بتائیے کہ ایمان کیا ہے؟
* آپﷺنےفرمایا :ایمان یہ ہے کہ تم ایمان لاؤ اللہ پر، آخرت کے دن پر، فرشتوں پر ، کتابوں پر، انبیاء پر،اور تم ایمان لاؤموت اور موت کے بعد کی زندگی پر، اور تم ایمان لاؤ جنت و جہنم پر، اورحساب کتاب پر، اور میزان پر اور اور تم ایمان لاؤتقدیر پر،اس کے تمام (حصوں)پر،اس کے خیر اور اس کے شر پر۔انہوں نے پوچھا کہ کیا جب میں یہ کام کر لوں گا تو میں مومن ہوں گا؟ فرمایا (ہاں !)جب تم یہ کام کر لو گے تو تم مومن ہوگے۔

**.... وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ ....**

**" وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ "کا معنی**

* **لم يقل يفعلون الصلاة أو يأتون بالصلاة؛ لأنه لا يكفي فيها مجرد الإتيان بصورتها الظاهرة فإقامة الصلاة إقامتها ظاهراً بإتمام أركانها وواجباتها وشروطها وإقامتها باطناً بإقامة روحها؛ وهو حضور القلب فيها وتدبر ما يقوله ويفعله منها** [**[تفسیر السعدی]**](http://altadabbur.com/source?query=%D8%A7%D9%84%D8%B3%D8%B9%D8%AF%D9%8A)
* یہ نہیں کہا کہ وہ نماز کا فعل بجا لاتے ہیں یا وہ نماز کو ادا کرتے ہیں۔
* کیونکہ ظاہری صورت و ہیئت کےساتھ نماز پڑھنا ہی کافی نہیں بلکہ اقامت صلوۃ یہ ہے کہ نماز کو جہاں ظاہری شکل وصورت،اس کے تمام ارکان کی کامل ادائیگی اور اس کی شرائط وواجبات کے ساتھ قائم کیا جائے،وہاں اس کو باطنی اعتبار سے اس کی روح کے ساتھ قائم کیا جائے(یعنی )دل کو حاضر رکھتے ہوئے ادائیگی کی جائےاور قول و فعل غور و فکر پر مبنی ہو۔

**نماز قائم کرنے کی اہمیت و فضیلت**

**نماز قائم کرنا ایمان والوں کی خاص نشانی**

* **الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ () أُولَئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا لَهُمْ دَرَجَاتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ (الانفال:4-3)**

وہ لوگ جو نماز قائم کرتے ہیں اور اس میں سے جو ہم نے انھیں دیا، خرچ کرتے ہیں۔ یہی لوگ سچے مومن ہیں، انھی کے لیے ان کے رب کے پاس بہت سے درجے اور بڑی بخشش اور با عزت رزق ہے۔

* **مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ مِنْ أَثَرِ السُّجُودِ.... (الفتح:29)**

محمد (ﷺ)اللہ کے رسول ہیں اور وہ لوگ جو اس کے ساتھ ہیں کافروں پر بہت سخت ہیں، آپس میں نہایت رحم دل ہیں، تم انھیں اس حال میں دیکھو گے کہ رکوع کرنے والے ہیں، سجدے کرنے والے ہیں اور اپنے رب کا فضل اور (اس کی) رضا ڈھونڈتے ہیں، (کثرت) سجدہ کی وجہ سے ان کی پیشانیوں پر )امتیازی( نشان موجود ہیں۔

**نمازکو قائم کرنے والے سے اللہ کا وعدہ**

**خَمْسُ صَلَوَاتٍ كَتَبَهُنَّ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَلَى الْعِبَادِ مَنْ أَتَى بِهِنَّ لَمْ يُضَيِّعْ مِنْهُنَّ شَيْئًا اسْتِخْفَافًا بِحَقِّهِنَّ كَانَ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَهْدٌ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ لَمْ يَأْتِ بِهِنَّ فَلَيْسَ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ عَهْدٌ إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ [مسند أحمد:22693]**

رسول اللہﷺنے فرمایا:اللہ تبارک وتعالی نے بندوں پر پانچ نمازیں فرض کر دی ہیں، جو شخص ان کا حق معمولی نہ سمجھتے ہوئےانہیں اس طرح ادا کرے کہ ان میں سے کسی چیز کو ضائع نہ کرے تو اللہ تبارک وتعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اسے جنت میں داخل کرے گا اور جو انہیں اس طرح ادانہ کرے تو اللہ کا اس سے کوئی وعدہ نہیں چاہے تو اسے سزا دے اور چاہے تو اسے معاف فرما دے۔

**وضو،رکوع و سجود اور اوقات کاخیال رکھنا**

**عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ خَمْسٌ مَنْ جَاءَ بِهِنَّ مَعَ إِيمَانٍ دَخَلَ الْجَنَّةَ مَنْ حَافَظَ عَلَى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ عَلَى وُضُوئِهِنَّ وَرُكُوعِهِنَّ وَسُجُودِهِنَّ وَمَوَاقِيتِهِنَّ وَصَامَ رَمَضَانَ وَحَجَّ الْبَيْتَ إِنْ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا وَأَعْطَى الزَّكَاةَ طَيِّبَةً بِهَا نَفْسُهُ وَأَدَّى الْأَمَانَةَ قَالُوا يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ وَمَا أَدَاءُ الْأَمَانَةِ قَالَ الْغُسْلُ مِنْ الْجَنَابَةِ** **[سنن أبي داود:429]**

* ابودرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺنے فرمایا:پانچ چیزیں ہیں، جو انہیں ایمان و یقین کے ساتھ ادا کرے گا وہ جنت میں داخل ہو گا:
* **(1)**جس نے پانچ نمازوں کی ان کے وضو، ان کےرکوع ،ان کے سجود اور ان کےاوقات کے ساتھ حفاظت کی اور
* **(2)**مضان کے روزے رکھے، اور
* **(3)**بیت اللہ تک پہنچنے کی استطاعت رکھنے کی صورت میں حج کیا
* **(4)**اپنے نفس کی خوش دلی و رضا مندی کے ساتھ زکاۃ دی، اور
* **(5)**امانت ادا کی۔ لوگوں نے پوچھا:اے ابودرداء!امانت ادا کرنے کا کیا مطلب ہے؟ تو آپ نے کہا: جنابت کا غسل کرنا ۔

**عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:الصلاة ثلاثة أثلاث الطهور ثلث والركوع ثلث والسجود ثلث فمن أداها بحقها قبلت منه وقبل منه سائر عمله ومن ردت عليه صلاته رد عليه سائر عمله [صحيح الترغيب والترهيب:539]**

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہےکہتے ہیں کہ رسول اللہﷺنے فرمایا:نماز کی تین تہائیاں ہیں۔ایک تہائی میں طہارت، ایک تہائی میں رکوع اور ایک تہائی میں سجود۔ جس نے اس کو اس کے حق کے ساتھ ادا کیااس کی )نماز( قبول کی گئی اور اس کے سب عمل بھی قبول کیے گئےاور جس کی نماز رد کر دی گئی اس کے سب عمل رد کردئیے گئے۔

**عَلِيَّ بْنَ شَيْبَانَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ خَرَجَ وَافِدًا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَصَلَّيْنَا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَحَ بِمُؤْخِرِ عَيْنَيْهِ إِلَى رَجُلٍ لَا يُقِيمُ صُلْبَهُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ إِنَّهُ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَا يُقِيمُ صُلْبَهُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ [مسند احمد:16297]**

علی بن شیبان نے بیان کیاکہ ایک مرتبہ وہ کسی وفد کے ساتھ رسول اللہﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے ،کہتے ہیں کہ ہم نے نبی ﷺکے پیچھے نماز پڑھی تونبی ﷺ نے اپنی کن انکھیوں سے ایک آدمی کی طرف دیکھا جس نے رکوع وسجود میں اپنی کمر کو سیدھا نہیں کیا تھا۔نماز سے فارغ ہو کر رسول اللہﷺنے فرمایا :اے مسلمانوں کی جماعت !اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جس نے رکوع اور سجود کے درمیان اپنی پشت کو سیدھا نہیں کیا ۔

**نما زنہ پڑھنے والوں کے لیے وعید**

**عن ابن مسعود رضي الله عنه قال:من ترك الصلاة فلا دين له [صحیح الترغیب والترهیب:574]**

ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جس نے نماز ترک کی اس کا کوئی دین نہیں ۔

**عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ ذَكَرَ الصَّلَاةَ يَوْمًا فَقَالَ .... مَنْ لَمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ يَكُنْ لَهُ نُورٌ وَلَا بُرْهَانٌ وَلَا نَجَاةٌ وَكَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ قَارُونَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَأُبَيِّ بْنِ خَلَفٍ [مسند أحمد:6576]**

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن نبی ﷺ نے نماز کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا :جو شخص نماز کی پابندی نہیں کرے گا تو وہ اس کے لئے روشنی، دلیل اور نجات کا سبب نہیں بنے گی اور وہ شخص قیامت کے دن قارون، فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہو گا۔

**... وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ...**

**" وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ "کا معنی**

* **وأتى بـ (من) الدالة على التبعيض؛ لينبههم أنه لم يرد منهم إلا جزءاً يسيراً من أموالهم، غير ضار لهم، ولا مثقل، بل ينتفعون هم بإنفاقه، وينتفع به إخوانهم ,وفي قوله: (رزقناهم) إشارة إلى أن هذه الأموال التي بين أيديكم، ليست حاصلة بقوتكم وملككم، وإنما هي رزق الله الذي خولكم، وأنعم به عليكم؛ فكما أنعم عليكم وفضلكم على كثير من عباده فاشكروه بإخراج بعض ما أنعم به عليكم** [**[تفسیر السعدی]**](http://altadabbur.com/source?query=%D8%A7%D9%84%D8%B3%D8%B9%D8%AF%D9%8A)
* **(وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ)**میں (**مِن**)تبعیض کے لیے ہے
* اور یہ اس بات کی طرف توجہ دلانے کے لیے ہے کہ ان کے اموال میں سے تھوڑا حصہ اللہ کے راستے میں خرچ کرنا مقصود ہےجس کا خرچ کرنا ان کے لیے نقصان دہ اور بوجھل نہ ہوبلکہ اس انفاق سے خود انہیں اور ان کے بھائیوں کو فائدہ پہنچے۔
* اللہ تعالی کے فرمان**(رَزَقْنَاهُمْ)**میں اس حقیقت کی طرف بھی اشارہ ہےکہ یہ مال ومتاع جو تمہارے قبضے میں ہے تمہیں تمہاری اپنی قوت اور ملکیت کے بل بوتے پر حاصل نہیں ہوابلکہ یہ تو اللہ کا رزق ہے۔اسی نے تمہیں عطا کیا ہے اوراسی نے تمہیں اس نعمت سے نوازا ہے۔
* پس جس طرح اس نے تمہیں اور بہت سی نعمتوں سے نوازا ہے اور اس نے تمہیں اپنے بہت سے بندوں پر فضیلت عطا کی،تو تم بھی ان نعمتوں میں سے کچھ خرچ کر کےاللہ کا شکر ادا کرو جو اس نے تم پر کیں۔

**مال کا حصہ**

* **الإيمان بالغيب حظ القلب، وإقام الصلاة حظ البدن، (ومما رزقناهم ينفقون)حظ المال، وهذاظاهر [القرآن تدبر وعمل]**
* غیب پر ایمان لانا دل کا حصہ ہے
* نماز کو قائم کرنا جسم کا حصہ ہے
* اور **"ومما رزقناهم ينفقون**" مال کا حصہ ہے اور یہ واضح ہے۔

**خرچ کرنے کی اہمیت و فضیلت**

**سچے ایمان والوں کی علامت**

* **الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ () أُولَئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا لَهُمْ دَرَجَاتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ (الأنفال:4-3)**

وہ لوگ جو نماز قائم کرتے ہیں اور اس میں سے جو ہم نے انھیں دیا، خرچ کرتے ہیں۔یہی لوگ سچے مومن ہیں، انھی کے لیے ان کے رب کے پاس بہت سے درجے اور بڑی بخشش اور با عزت رزق ہے۔

**سب اعمال میں افضل عمل**

**عن عمر رضي الله عنه قال ذكر لي أن الأعمال تباهى فتقول الصدقة أنا أفضلكم (صحيح الترغيب والترهيب:878)**

عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہےکہتے ہیں کہ مجھے بتایا گیا کہ اعمال آپس میں فخر کرتے ہیں تو صدقہ کہتا ہےمیں تم میں سب سے افضل ہوں۔

**خرچ کرنےوالے کا اجر اللہ کے ذمہ**

* **الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَعَلَانِيَةً فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ[البقرة:274]**

وہ لوگ جو اپنے مال رات اور دن، چھپے اور کھلے خرچ کرتے ہیں، سو ان کے لیے ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے اور ان پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

**اپنی زندگی میں ہی اس سے خیر کمالینا**

* **وَأَنْفِقُوا مِنْ مَا رَزَقْنَاكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُولَ رَبِّ لَوْلَا أَخَّرْتَنِي إِلَى أَجَلٍ قَرِيبٍ فَأَصَّدَّقَ وَأَكُنْ مِنَ الصَّالِحِينَ [المنافقون:10]**

اور اس میں سے خرچ کرو جو ہم نے تمھیں دیا ہے، اس سے پہلے کہ تم میں سے کسی کو موت آجائے، پھر وہ کہے اے میرے رب !تونے مجھے قریب مدت تک مہلت کیوں نہ دی کہ میں صدقہ کرتا اور نیک لوگوں میں سے ہو جاتا۔

**خرچ کرنے والوں کے لیے فرشتے کی روزانہ دعا**

**عن أبي هريرة مرفوعا :ما من يوم يصبح العباد فيه إلا ملكان ينزلان فيقول أحدهما:اللهم أعط منفقا خلفا و يقول الآخر:اللهم أعط ممسكا تلفا. ] السلسلة الصحيحة: 920[**

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوع روایت ہے کہ ہر دن جس میں بندے صبح کرتے ہیں دو فرشتے اترتے ہیں ان میں سے ایک کہتا ہےاے اللہ !خرچ کرنے والے کو اس کا متبادل عطا فرما اور دوسر اکہتا ہے اے اللہ! روک کر رکھنے والے)کےمال( کو ضائع فرمادے۔

**خرچ کرنے میں خیر اور نہ کرنے میں شر**

**قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ أَنْ تَبْذُلَ الْفَضْلَ خَيْرٌ لَكَ وَأَنْ تُمْسِكَهُ شَرٌّ لَكَ وَلاَ تُلاَمُ عَلَى كَفَافٍ وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى [صحیح مسلم:2435]**

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:اے ابن آدم اپنی ضرورت سے زائد مال خرچ کر دینا تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم اس کو روک لو گے تو تمہارے لیے برا ہوگاگزر بسر جتنا(مال) رکھنے پر تمہیں کوئی ملامت نہیں اور دینے کی ابتداء اپنے اہل و عیال سے کر واور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔

**خرچ کرنے سے نعمتوں کا باقی رہنا**

**عن ابن عمر مرفوعا إن لله أقواما يختصهم بالنعم لمنافع العباد،ويقرهم فيها ما بذلوها،فإذا منعوها نزعها منهم، فحولها إلى غيرهم [السلسلة الصحيحة: 1692]**

ا بن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعاروایت ہے کہ بےشک اللہ بندوں کونفع پہنچانے کے لئے کچھ لوگوں کو بطورِ خاص نعمتیں عطا کرتا ہے،اگر وہ خرچ کرتے رہیں تو وہ انعامات برقرار رہتے ہیں اور اگر وہ رک جائیں تو وہ ان سے سلب کر کے دوسروں کو عطا کر دیتا ہے۔

**کچھ نہ کچھ خرچ کرتے رہنا**

**عَنْ عُقْبَةَ بْن عَامِرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ**ﷺ **يَقُولُ كُلُّ امْرِئٍ فِي ظِلِّ صَدَقَتِهِ حَتَّى يُفْصَلَ بَيْنَ النَّاسِ أَوْ قَالَ يُحْكَمَ بَيْنَ النَّاسِ قَالَ يَزِيدُ وَكَانَ أَبُو الْخَيْرِ لَا يُخْطِئُهُ يَوْمٌ إِلَّا تَصَدَّقَ فِيهِ بِشَيْءٍ وَلَوْ كَعْكَةً أَوْ بَصَلَةً أَوْ كَذَا[مسند أحمد:17333]**

* عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہتےہیں کہ میں نےرسول اللہﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کے دن ہر شخص اپنے صدقے کے سائے میں ہوگا، یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ ہوجائے۔۔۔
* یزید کہتے ہیں کہ ابوالخیر کوئی دن ایسا نہیں جانے دیتے تھے جس میں کوئی چیز خواہ میٹھی روٹی یا پیاز یا اسی طرح کی کوئی اورچیز صدقہ نہ کرتے ہوں ۔

**عن يزيد بن أبي حبيب عن مرثد بن أبي عبد الله اليزني أنه كان أول أهل مصر يروح إلى المسجد وما رأيته داخلا المسجد قط إلا وفي كمه صدقة إما فلوس وإما خبز وإما قمح قال حتى ربما رأيت البصل يحمله قال فأقول يا أبا الخير إن هذا ينتن ثيابك قال فيقول يا ابن أبي حبيب أما إني لم أجد في البيت شيئا أتصدق به غيره إنه حدثني رجل من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم أن رسول الله** ﷺ **قال ظل المؤمن يوم القيامة صدقته (صحيح الترغيب والترهيب:872)**

* یزید بن ابی حبیب، مرثد بن ابی عبداللہ یزنی سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اہل مصر کے پہلے آدمی تھےجو مسجد میں جاتے تھے اور جب بھی مسجد میں جاتے ان کی آستینوں میں صدقہ دینے کے لیے پیسے روٹی یا گیہوں ہوتاتھا
* کہتے ہیں کہ بعض اوقات میں نے دیکھا وہ صدقہ دینے کے لیے پیاز ہی اٹھا لاتے)راوی نے کہا( میں کہتا اے ابوالخیر اس سے آپ کے کپڑوں میں بدبو ہوجاتی ہے۔وہ کہتے اے ابن ابی حبیب !میں نے اپنے گھر میں اس کے علاوہ کوئی اور چیز صدقہ دینے کے لیے نہیں پائی اور مجھ سے رسول اللہﷺکے ایک صحابی نےحدیث بیان کی کہ رسول اللہﷺنے فرمایا کہ مومن کا سایہ ،قیامت کے روز اس کا صدقہ ہوگا۔

**وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ (4)**

**اوروہ جوایمان لاتے ہیں اس پر جو آپ پر نازل کیا گیا اور جو آپ سے پہلے نازل کیا گیا اور وہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔**

**آسمانی کتب پر ایمان**

* **{ والذين يؤمنون بما أنزل إليك وما أنزل من قبلك }، أي يؤمنون بجميع الكتب المنزلة؛ وبدأ بالقرآن مع أنه آخرها زمناً؛ لأنه مهيمن على الكتب السابقة ناسخ لها؛ والمراد بـ{ ما أنزل من قبلك } التوراة، والإنجيل، والزبور، وصحف إبراهيم، وموسى، وغيرها.. [تفسیر ابن العثیمین]**
* **"وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ"**  یعنی وہ تمام نازل شدہ کتابوں پر ایمان لاتے ہیں،
* اورسب سے پہلے قرآن کا ذکر کیاحالانکہ یہ زمانے کے اعتبار سے سب سے آخر میں (نازل ہونے والی کتاب )ہے،کیونکہ قرآن سابقہ کتابوں پرفیصلہ کن حیثیت رکھتاہے اور ان کتابوں کو منسوخ کرنے والاہے،
* اور**" وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ "** سےمراد تورات،انجیل،زبور،ابراہیم اورموسیٰ علیہما السلام کے صحیفے اور دیگر کتابیں ہیں۔

**نبیﷺ پر نازل کردہ وحی پر ایمان لانا**

* **وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَآمَنُوا بِمَا نُزِّلَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَبِّهِمْ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَأَصْلَحَ بَالَهُمْ (محمد: 2)**
* اور جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک اعمال کیےاور اس پر ایمان لائے جو محمد پر نازل کیا گیا اور وہی ان کے رب کی طرف سے حق ہے، اس نے ان سے ان کی برائیاں دور کردیں اور ان کا حال درست کردیا۔

وحی غیر متلو :**نبیﷺ کی احادیث پر ایمان لانا**

* **وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا [النساء:113]**

اللہ نے آپ پر کتاب و حکمت نازل کی ہے اور آپ کو وہ کچھ سکھلا دیا جو آپ نہیں جانتے تھے، یہ آپ پر اللہ کا بہت ہی بڑا فضل ہے۔

**قال حسان بن عطية: كان جبريل ينزل على النبي صلى الله عليه و سلم بالسنة فيعلمه إياها كما يعلمه القرآن**

**[الإيمان لابن تيمية تحقیق للالبانی]**

حسان بن عطیہ کہتے ہیں کہ جبریل علیہ السلام نبیﷺکے پاس سنت لے کر اترتے تھے اور جس طرح آپ ﷺ کو قرآن سکھاتے اسی طرح آپ کوسنت کی تعلیم دیتےتھے۔

**عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ أَلاَ إِنِّى أُوتِيتُ الْكِتَابَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ ۔۔۔ [سنن أبي داود:4606]**

رسول اللہﷺنے فرمایا :خبردار! مجھے قرآن کے ساتھ اس جیسی ایک اور چیز بھی دی گئی ہے۔

**سابقہ کتب پر ایمان لانا**

* **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا آمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَالْكِتَابِ الَّذِي نَزَّلَ عَلَى رَسُولِهِ وَالْكِتَابِ الَّذِي أَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ وَمَنْ يَكْفُرْ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا (النساء:136)**

اے لوگو جو ایمان لائے ہو ! ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسول پر اور اس کتاب پر جو اس نے اپنے رسول پر نازل کی اور اس کتاب پر جو اس نے اس سے پہلے نازل کی اور جو شخص اللہ کے ساتھ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں اور یوم آخرت (کے ساتھ) کفر کرے تو یناک وہ گمراہ ہوا، بہت دور گمراہ ہونا۔

**عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ....قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تُصَدِّقُوا أَهْلَ الْكِتَابِ وَلَا تُكَذِّبُوهُمْ وَقُولُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ [صحیح البخاری:7362]**

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں کہ ۔۔۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:)جب اہل کتاب تم سے کوئی چیز بیان کریں تو(نہ ان کی تصدیق کرو اور نہ ان کی تکذیب کرو بلکہ کہو **آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ** ہم ایمان لائے اللہ پر اور اس پر جو ہماری طرف نازل کیا گیا اور جو تمہاری طرف نازل کیا گیا۔

**... وَبِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ...**

**آخرت سے مراد**

* سب سے آخر میں آنے والی چیز۔

**آخرت کے مراحل**

* **القبر/** قبر
* **النفخ في الصور/** صورمیں پھونکا جانا
* **البعث/** موت کے بعد دوبارہ جی اٹھنا
* **الحشر/** حشر
* **الشفاعة /** شفاعت
* **الحساب /** حساب
* **نشر الصحف /** صحیفوں کا پھیلایا جانا
* **الميزان /** میزان
* **الحوض/** حوض
* **امتحان المؤمن/** مومن کا امتحان
* **الصراط/** پل صراط
* **النار /** آگ
* **القنطرة/** قنطرہ
* **الجنة/** جنت

**یقین کا معنی**

* **و"الإيقان" هو الإيمان الذي لا يتطرق إليه شك.. [تفسیر ابن العثیمین]**

اور**"ایقان"**سے مراد ایسا ایمان ہے جس کی طرف شک داخل نہیں ہوتا۔

**قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ الْيَقِينُ الْإِيمَانُ كُلُّهُ [صحيح البخاري]**

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے فرمایا : یقین پورا ایمان ہے۔

* **أن اليقين هو أصل الإيمان كله ، فإذا أيقن القلب بالله وملائكته وكتبه ورسله واليوم الآخر انبعثت الجوارح كلها للاستعداد للقاء الله تعالى بالأعمال الصالحة فنشأ ذلك كله عن اليقين .[ فتح الباري ـ لابن رجب]**
* یقین سارے ایمان کی اصل ہے ۔ پس جب دل میں اللہ ، اس کے فرشتوں ، اس کی کتابوں اوراس کے رسولوں اور آخرت کے دن کا یقین ہوگا تو سارے اعضاء بھی نیک اعمال کے ساتھ اللہ سے ملاقات کے لیے تیاری کریں گے ۔
* تو یہ سب یقین کی بدولت ہی پیدا ہوگا ۔ (یعنی جتنا یقین ہوگا اتنا ہی اعضاء سے نیک اعمال صادر ہوں گے ۔ )

**آخرت پر یقین کی اہمیت**

* **{ وبالآخرة هم يوقنون }؛ والمراد بذلك البعث بعد الموت، وما يتبعه مما يكون يوم القيامة من الثواب، والعقاب، وغيرهما؛ وإنما نص على الإيقان بالآخرة مع دخوله في الإيمان بالغيب لأهميته؛ لأن الإيمان بها يحمل على فعل المأمور، وترك المحظور؛.. [تفسیر ابن العثیمین]**
* **" وَبِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ "** سے مراد موت کے بعد دوبارہ اٹھنا ہے،اوردوبارہ اٹھنے کے بعد کے جومعاملات ہیں جیسا کہ قیامت کے دن ثواب،سزا اور ان کے علاوہ دیگرمعاملات ہیں،
* آخرت پر یقین رکھنے کی اہمیت کے پیش نظراللہ نے اسے صراحت سے بیان کیاہے حالانکہ آخرت پر ایمان لانا غیب پر ایمان لانے میں ہی داخل تھا،کیونکہ اس پر ایمان لانا انسان کو اس کام پر ابھارتاہے جس کے کرنے کا حکم دیاگیاہے اور اس کام کو چھوڑنے پر ابھارتا ہے جس سے منع کیاگیاہے۔

**آخرت کے دن پر یقین کی فضیلت**

**بَخٍ بَخٍ لِخَمْسٍ مَنْ لَقِيَ اللَّهَ مُسْتَيْقِنًا بِهِنَّ دَخَلَ الْجَنَّةَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَبِالْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْحِسَابِ [مسند أحمد:15662]**

رسول اللہﷺنے فرمایا:پانچ چیزیں کیا خوب ہیں !جو شخص ان پانچ چیزوں پر یقین رکھتے ہوئے اللہ سے ملے گا وہ جنت میں داخل ہوگا اللہ پر ایمان رکھتا ہو، آخرت کے دن پر، جنت اور جہنم پر، موت کے بعد دوبارہ زندہ ہونے پر اور حساب کتاب پر ایمان رکھتا ہو۔

**آخرت کے دن کو جھٹلانے کا انجام**

* **قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِلِقَاءِ اللَّهِ حَتَّى إِذَا جَاءَتْهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُوا يَا حَسْرَتَنَا عَلَى مَا فَرَّطْنَا فِيهَا وَهُمْ يَحْمِلُونَ أَوْزَارَهُمْ عَلَى ظُهُورِهِمْ أَلَا سَاءَ مَا يَزِرُونَ [الانعام:31]**

بلاشبہ جن لوگوں نے اللہ سے ملاقات کو جھٹلایا وہ نقصان میں رہے حتیٰ کہ جب قیامت اچانک انہیں آ لے گی تو کہیں گے:''افسوس اس معاملہ میں ہم سے کیسی تقصیر ہوئی۔ اس وقت وہ اپنے گناہوں کا بوجھ اپنی پشتوں پر لادے ہوں گے۔ دیکھو! کیسا برا بوجھ ہے جو وہ اٹھائیں گے۔

**آخرت کی فکر تمام مسائل کا حل**

**عن زيد بن ثابت قال سمعت رسول الله ﷺيقول مَنْ كَانَ هَمُّهُ الْآخِرَةَ جَمَعَ اللَّهُ شَمْلَهُ وَجَعَلَ غِنَاهُ فِي قَلْبِهِ وَأَتَتْهُ الدُّنْيَا وَهِيَ رَاغِمَةٌ وَمَنْ كَانَتْ نِيَّتُهُ الدُّنْيَا فَرَّقَ اللَّهُ عَلَيْهِ ضَيْعَتَهُ وَجَعَلَ فَقْرَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَلَمْ يَأْتِهِ مِنْ الدُّنْيَا إِلَّا مَا كُتِبَ لَهُ [مسند احمد 21590]**

* زید بن ثابت کہتے ہیں کہ میں نےرسول اللہ ﷺکو فرماتے ہوئےسنا:جو اپنی فکر آخرت کو بنا لیتا ہے اللہ اس کے تمام امورجمع کردیتا ہے اور اس کے دل کو بے نیاز کردیتاہے اوردنیا اسکے پاس ذلیل ہو کر لوٹتی ہے
* اور جسکی نیت(صرف)دنیا(حاصل کرنے)کی ہو اللہ اس کی تنگیوں کو اس پر کھول دیتا ہے اور اس کا فقر اس کی آنکھوں کے سامنے لے آتا ہے اور اسےصرف اتنی ہی دنیا ملتی ہے جتنی اس کے لئے لکھی جاچکی ہوتی ہے۔

**آخرت کے لیے تیاری کرنے والا عقلمند**

**عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ مِنْ الْأَنْصَارِ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْمُؤْمِنِينَ أَفْضَلُ قَالَ أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا قَالَ فَأَيُّ الْمُؤْمِنِينَ أَكْيَسُ قَالَ أَكْثَرُهُمْ لِلْمَوْتِ ذِكْرًا وَأَحْسَنُهُمْ لِمَا بَعْدَهُ اسْتِعْدَادًا أُولَئِكَ الْأَكْيَاسُ [سنن ابن ماجة : 4259]**

ابن عمر کہتے ہیں کہ میں رسول اﷲﷺکی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک انصاری صحابی آئے۔انھوں نے نبی ﷺکو سلام کیا ۔پھر کہااے اﷲ کے رسول!کو ن سے مومن افضل ہیں؟آپ نے فرمایا:جن کے اخلاق زیادہ اچھے ہیں۔ انھوں نے کہا کون سے مومن زیادہ عقلمند ہیں؟آپ نے فرمایا :جو موت کو زیادہ یاد کرتے ہیں اور اس کے بعد (کے مراحل ) کے لیے زیادہ اچھی تیاری کرتے ہیں،یہی عقل مند ہیں ۔

**آخرت کے دن کو سامنے رکھتے ہوئے عمل کرنا**

* **فَمَنْ كَانَ يَرْجُو لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا [الكهف:110]**

لہذا جو شخص اپنے پروردگار سے ملاقات کی امید رکھتا ہے اسے چاہئے کہ وہ نیک عمل کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی دوسرے کو شریک نہ کرے۔

**عن أم سلمة قالت قلت للنبی ﷺ هشام بن المغيرة كان يصل الرحم ويقري الضيف ويفك العناة ويطعم الطعام ولو أدرك أسلم هل ذلك نافعه ؟ قال لا إنه كان يعطي للدنيا وذكرها وحمدها ولم يقل يوما قط:رب اغفر لي خطيئتي يوم الدين [السلسلة الصحيحة :2927]**

ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے نبیﷺسے کہا:ہشام بن مغیرہ صلہ رحمی کرتا تھا،مہمانوں کی میزبانی کرتا تھا،غلاموں کو آزاد کرتا تھا،کھانا کھلاتا تھا،اگر وہ (اسلام کا دور )پاتا تو مسلمان بھی ہو جاتا۔کیا یہ(اعمال) اس کے لیے نفع بخش ثابت ہوں گے؟آپﷺ نے فرمایانہیں!وہ تو دنیا کے لیے دیتا تھا اور دنیا میں ہی اس کا چرچا اوراس کی تعریف چاہتا تھا۔اس نے ایک دن بھی نہیں کہا: **رَبِّ اغْفِرْ لِى خَطِيئَتِى يَوْمَ الدِّينِ** اے میرے رب! بدلے کے دن میری خطاؤں کو معاف کر دینا۔

**أُولَئِكَ عَلَى هُدًى مِنْ رَبِّهِمْ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (5)**

**یہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ دراصل فلاح پانے والے ہیں۔**

**فلاح کا معنی**

* **و"الفلاح" هو الفوز بالمطلوب، والنجاة من المرهوب؛ فهي كلمة جامعة لانتفاء جميع الشرور، وحصول جميع الخير. [تفسیر ابن العثیمین]**
* **"الفلاح"**سےمراد ہےمطلوبہ چیز کوپانے میں کامیاب ہونااور جس چیز سے ڈر لگتا ہو اس سے نجات پانا،
* یہ تمام شراورتکالیف کی نفی کرنے اور تمام خیروبھلائی کو حاصل کرلینے کے لیے جامع کلمہ ہے۔

**فرائض پورے کرنے میں ہی فلاح**

**جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ ثَائِرَ الرَّأْسِ يُسْمَعُ دَوِيُّ صَوْتِهِ وَلَا يُفْقَهُ مَا يَقُولُ حَتَّى دَنَا فَإِذَا هُوَ يَسْأَلُ عَنْ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصِيَامُ رَمَضَانَ قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُ قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ قَالَ وَذَكَرَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّكَاةَ قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ قَالَ فَأَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُولُ وَاللَّهِ لَا أَزِيدُ عَلَى هَذَا وَلَا أَنْقُصُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْلَحَ إِنْ صَدَقَ [صحیح البخاری:46]**

* نجد والوں میں ایک شخص رسول اللہﷺکے پاس آیا، سر پریشان (یعنی بال بکھرے ہوئے تھےاس کی آواز کی بھنبھناہٹ سنائی دے رہی تھی مگر اس کی سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ کیا کہہ رہا ہے۔ یہاں تک کہ وہ نزدیک آن پہنچا، تو( معلوم ہوا کہ )وہ اسلام کے بارے میں پوچھ رہا ہے۔
* رسول اللہﷺنے فرمایا:(اسلام) دن رات میں پانچ نمازیں پڑھنا ہے۔ اس نے کہا مجھ پر اس کے سوا کوئی اور نماز تونہیں۔آپﷺنے فرمایا نہیں مگر تو نفل پڑھے (تو اور بات ہے)
* رسول اللہﷺنے فرمایا اور رمضان کے روزے رکھنا۔ اس نے کہا اور تو کوئی روزہ مجھ پر نہیں ہے۔ آپﷺنے فرمایا نہیں مگر تو نفل روزے رکھے (تو اور بات ہے)۔پھررسول اللہﷺنے اس سے زکوٰۃ کا ذکر کیا۔ وہ کہنے لگا کہ اور کوئی صدقہ مجھ پر نہیں ہے۔ آپﷺنے فرمایا نہیں مگر یہ کہ تو نفل صدقہ دے (تو اور بات ہے)۔
* پھر وہ شخص پیٹھ موڑ کر چلا۔ یوں کہتا جاتا تھا، اللہ کی قسم ! میں نہ اس سے بڑھاؤں گا نہ گھٹاؤں گا۔رسو ل اللہﷺنے فرمایا اگر یہ سچا ہے تو کامیاب ہو گیا ۔

**پہلی پانچ آیات سے حاصل ہونے والے فوائد**

* **الم (1)**
* **ذَلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ هُدًى لِلْمُتَّقِينَ (2)**
* **الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ (3)**
* **وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ (4)**
* **أُولَئِكَ عَلَى هُدًى مِنْ رَبِّهِمْ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (5)**

**عملی نکات**

**اللہ کی شریعت کو نفس کی خواہش پر ترجیح دینا**

* **مبنى التقوى على مخالفة شرع الله لهوى نفسك اختباراً لإيمانك، فحدد أمراً في حياتك ترى أنك تقدِّم فيه هوى نفسك على شرع الله سبحانه وتراجع عنه مستغفراً ربك، ﴿ ذَلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ هُدًى لِلْمُتَّقِينَ ﴾[القرآن تدبر وعمل]**
* تقویٰ کی بنیاد اس بات پر ہے کہ اللہ کی شریعت آپ کی خواہش نفس کے مخالف ہےاور یہ آپ کے ایمان کا امتحان لینے کے لیے ہے،
* آپ اپنی زندگی میں کوئی کام متعین کریں جس کے بارے میں آ پ کا یہ خیال ہے کہ آپ اپنی خواہش نفس کو اپنے اللہ سبحانہ کی شریعت پر مقدم کررہے ہیں توآپ اپنے رب سے استغفار کرتےہوئےاس سے رجوع کرلیں، **ذَلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ هُدًى لِلْمُتَّقِينَ "**

**نماز کے معاملے میں اپنا محاسبہ کرنا**

* **حاسب نفسك في أمر الصلاة، وتفقد اليوم جوانب التقصير فيها فكمله، وأقمه على الوجه المطلوب شرعاً، ﴿ ٱلَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِٱلْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ ٱلصَّلَوٰةَ ﴾[القرآن تدبر وعمل]**
* نماز کے معاملے میں اپنا محاسبہ کریں،
* آج ہی نماز میں کوتاہی کرنے والے پہلوؤں پر غور کریں پھر اس کو مکمل کریں اور نماز کو ایسے قائم کریں جیسے شرعی طور پروہ مطلوب ہے"**ٱلَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِٱلْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ ٱلصَّلَوٰةَ"** ۔

**آخرت کے دن پر یقین رکھتے ہوئے مال خرچ کرنا**

* **اختبر إيمانك باليوم الآخر ويقينك به بالإنفاق اليوم من مال الله الذي آتاك، موقناً أن الله تعالى سيخلفه عليك في الدنيا والآخرة، ﴿ ٱلَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِٱلْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ ٱلصَّلَوٰةَ وَمِمَّا رَزَقْنَٰهُمْ يُنفِقُونَ﴾ [القرآن تدبر وعمل]**
* آج کے دن اللہ کے دیئے ہوئے مال میں سے خرچ کرکےاپنے ایمان کو جانچیں کہ آپ کو آخرت کے دن پر کتنا ایمان اور یقین ہے،
* (آپ اللہ کی راہ میں مال دیں) اس بات کا یقین رکھتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں آپ کو اس کا بدل دے گا،**"ٱلَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِٱلْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ ٱلصَّلَوٰةَ وَمِمَّا رَزَقْنَٰهُمْ يُنفِقُونَ"**